احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 30- نومبر 1998ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر 42

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 30- نومبر 1998ء 10 شعبان 1419 ہجری - 30 نبوت 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 267

شکر کا حق

حضرت عبداللہ بن غنام البیاضی ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے صبح کے وقت یہ دعا کی کہ اے اللہ اس صبح جتنی بھی نعمتیں میرے پاس ہیں وہ صرف تیری طرف سے ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ حمد اور شکر تیرے ہی لئے ہے تو اس شخص نے اس دن کے شکر کا حق ادا کر دیا۔ اور جس نے شام کے وقت یہ دعا کی اس نے رات کے شکر کا حق ادا کر دیا۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکر کے ساتھ صبر لازم ہے اس سے طمانیت اور ثبات حاصل ہوتا ہے

تبتل کا مطلب بیک وقت دنیا سے علیحدگی اور اس کا ساتھ دینا ہے

ربوہ کے نام کی تبدیلی کے واقعہ سے میرے دل میں ذرا اضطراب پیدا نہیں ہوا

بیت الفضل لندن میں 27- نومبر کو فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 27- نومبر 1998ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے تبتل الی اللہ کے مضمون کی وضاحت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور اسی ضمن میں شکر کا مضمون بھی بیان فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ حسب معمول ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اس کے علاوہ سات دیگر زبانوں میں ساتھ ساتھ رواں ترجمہ نشر ہوا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیت 173 کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ بیان فرمایا کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ نے تمہیں رزق عطا کیا اس میں سے طیبات سے کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم واقعۃً "اسی کی عبادت کرتے ہو۔ حضور نے فرمایا اس میں دو معانی واضح ہیں اول یہ کہ جو رزق تمہیں عطا کیا گیا ہے اس میں سے بہترین، پاکیزہ اور صحت کے لئے اچھا رزق کھایا کرو۔ دوسرے یہ کہ مومنوں کو اللہ طیب رزق ہی عطا کیا کرتا ہے۔ اس لئے جو رزق کماؤ وہ پاکیزہ کمائی سے حاصل کرو۔ بندوں کے اعمال کی ملونی سے رزق گندہ ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ ہی کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ ہی عطا کرنے والا ہے تو شکر بھی اسی کا ادا کرنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس میں تبتل کے گہرے معنی پوشیدہ ہیں۔ تبتل کا مطلب بیک وقت دنیا سے علیحدگی اور دنیا کا ساتھ دینا ہے۔ اگر یہ مطلب ہو تا کہ تمام کاروبار سے منہ موڑ کے کلیتہً "خدا کی طرف رجوع کر لو تو رزق کہاں سے آئے گا۔ دنیا سے اس طرح منہ موڑنا تبتل نہیں بلکہ تکبر ہے۔ اللہ کے سارے پاک بندے دنیا کے کاروبار ضرور کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کے بعض ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ انسان کا کمال یہی ہے کہ دنیا کے کاروبار میں بھی مصروف رہتے ہیں اور خدا کو بھی نہیں بھولتے۔ خدا کی عائد کردہ ذمہ داریاں اتار کر ہلکا ہو جانا قابل تعریف نہیں۔ اگر ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائیں گے تو اللہ آسمان سے کچھ نہیں اتارے گا۔ حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضور نے فرمایا کہ ان لوگوں کو ان کی کوئی تجارت یا سودا اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتا۔

فرمایا محاورہ ہے دست درکار دل بایار حضور نے فرمایا اس کے نتیجے میں احمدی کاروباری طبقہ اور تجارت کرنے والوں کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ اور دنیا کی نظر میں ان کی قدر بڑھ جاتی ہے کم نہیں ہوتی۔ حضور نے فرمایا ایسی مثالیں میرے سامنے ہیں کہ ذمہ داری سے کام کرنے والے احمدیوں کی قدر دن بدن بڑھتی گئی اور ان، مزید ترقیات ملتی گئیں۔ حضور نے فرمایا تبتل کے نتیجے میں رزق کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھ جاتا ہے اس سے جماعت کے اموال میں بڑی برکت پڑتی ہے۔ حضور نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا کہ "اللہ سے ڈرو اور پھر سب کچھ کر"۔ یعنی اللہ کا حقیقی خوف رکھو اور پھر اس کے اوامر و نواہی کے دائرے میں جو چاہے کر۔ اس سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔ تبتل کا مضمون حضرت مسیح موعود نے اس طرح بیان فرمایا ہے

سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اسی کو یار و بتوں میں وفا نہیں

اگر اللہ کی خاطر تکلیفیں بھی اٹھانی پڑیں تو اٹھاؤ۔ اس کے عشق میں دیوانہ ہو کر اس کو تلاش کرو۔ یہ وہ محبوب ہے جس کو تلاش کرو گے تو وہ تمہاری رفتار سے زیادہ تیزی سے تمہارے پاس آئے گا۔ دنیا کی طرف جاؤ گے تو وہ تم سے بے وفائی کرے گی پھر تم خستہ حال اور حسرت زدہ رہ جاؤ گے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں احادیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن کو آزمائش آتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے کہ میرے اللہ نے مجھے اس قابل سمجھا کہ مجھے آزمائے۔ بعض دفعہ جب ابتلاء شدید ہوتا ہے تو صبر کے ساتھ وقت گذارا جاتا ہے اور صبر سے طمانیت اور ثبات حاصل کیا جاتا ہے۔ صبر کی پہلے سے تیاری کرنی چاہئے۔ اور دعا کرتے رہنا چاہئے کہ جب بھی ایسا موقع آئے اللہ صبر کی توفیق عطا کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ باتیں ذہن میں رکھنی چاہئیں۔ طرح طرح کی آزمائشیں آتی ہیں تو بعض لوگ یونہی گھبرا جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ربوہ کا نام بدلنے کا واقعہ ہوا تو میرے دل میں ذرا سا بھی اضطراب نہیں ہوا مجھے لوگوں نے گھبرا گھبرا کر لکھا تو میں نے کہا کہ ہوا کیا ہے؟ جب آپ کا نام ہی بدلا دیا تھا تو کیا ہو گیا تھا۔ اب اس سے زیادہ کیا ہونا ہے۔ نام بدلا کے بھی ان کو تسلی نہیں ہوگی۔ اپنے آپ کو جھوٹی تسلی دے رہے ہیں کہ بڑا واقعہ ہو گیا کہ ربوہ کا نام بدلا جائے۔ تمہارے نام بدلنے کا تو یہ نتیجہ ہوا کہ ایک سال میں 50 لاکھ افراد احمدی ہونے لگے ہیں اور اللہ چاہے تو اس 50 لاکھ کو ایک کروڑ کر دے گا پھر تم کیا کرو گے؟ یہ جماعت مٹنے والی جماعت نہیں پاؤں تلے تم ہی روندے جاؤ گے جماعت کو اللہ ہر طرف سے ترقیات پر ترقیات دیتا چلا جائے گا۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اس کی عبودیت کا اور اس کے شکر کا حق ادا کریں اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

تحریک جدید کے نئے سال نمبر 65 کے افتتاح کا اعلان

○ احباب جماعت کے علم میں ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 98-11-6 کو اپنے خطبہ جمعہ کے ذریعہ تحریک جدید کے پنسٹھویں سال کے افتتاح کا اعلان فرما دیا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخلصین کو نئے سال میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ امید ہے کہ مخلصین جماعت اولین موقعہ پر اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اعلیٰ قربانیوں کی فہرست جلد از جلد پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ اور عہدیدار حضرات سعی بلیغ فرما کر دوہرے ثواب کے مستحق ہوں گے اس موقعہ پر حضرت امام جماعت الثانی کا یہ ارشاد یاد دلانا عین مناسب ہو گا کہ عہدیدار حضرات کو تحریک جدید کا کام کس طرح کرنا چاہئے۔ فرمایا:-

"میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو"

اندریں صورت جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ قربانیوں کی فہرست معیاری وعدوں پر مشتمل دفتر ہذا کو جلد از جلد بھجوانے کا اہتمام کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبوب امام کی دعاؤں سے بہرہ ور ہوں اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے امین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

عشرہ وقف جدید اور انصار اللہ

○ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان - 27- نومبر سے 6- دسمبر 1998ء تک عشرہ وصولی وقف جدید منا رہی ہیں۔ تمام زعماء، زعماء اعلیٰ اور ناظمین کرام سے گذارش ہے کہ سیکرٹریان وقف جدید کے ساتھ بھرپور عملی تعاون کے ذریعہ اس عشرہ وصولی کو ہر لحاظ سے مثالی انداز میں کامیاب بنائیں۔ اور ہر ناصر- سربراہ خاندان- کی یہ کوشش ہو کہ کوئی ایک فرد جماعت بھی اس الٰہی عالمگیر تحریک کے مالی جہاد میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔

زعماء کرام- عشرہ وصولی کی معین رپورٹ 10- دسمبر تک مرکز کو ارسال کر دیں۔ اللہ تعالیٰ تمام انصار کو صحت و سلامتی کے ساتھ مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد وقف جدید- مجلس انصار اللہ - پاکستان)

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ مومن نجات پاگئے جو اپنی نماز اور یاد الٰہی میں خشوع اور فروتنی اختیار کرتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 25- ستمبر 1998ء بمطابق 25- تبوک 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ مومنون کی آیات 2 تا 4 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ان آیات سے متعلق میں نے گزشتہ خطبے میں بیان کیا تھا کہ شاید گزشتہ خطبے ہی میں ان کی تفصیل کا بھی موقع مل جائے لیکن جو پہلا مضمون تھا وہ آخر تک جاری رہا۔ پس آج میں ان آیات کے متعلق احباب جماعت کو ان آیات میں مضمر وہ پیغامات دیتا ہوں جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائے اور جن کی روشنی میں حضرت مسیح موعود (-) نے پھر بہت کچھ لکھا ہے لیکن اس میں سے چند باتیں میں نے چنی ہیں۔ ان کا وہ ترجمہ جو حضرت مسیح موعود (-) نے براہین احمدیہ میں تحریر فرمایا وہ یہ ہے۔ یعنی وہ مومن نجات پاگئے جو اپنی نماز اور یاد الٰہی میں خشوع اور فروتنی اختیار کرتے ہیں اور رقت اور گدازش سے ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں۔ اس ترجمے میں ان آیات کے مرکزی بنیادی امور بیان فرمادیئے گئے ہیں اور ان کی تفصیل اب میں آنحضرت ﷺ کے الفاظ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا کیا کرتے تھے کہ **اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع سے ناآشنا ہو، ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی، ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں۔ میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔**

اب یہ روایت تو اس لحاظ سے بہت قابل غور ہے کہ آنحضرت ﷺ جن کی ساری زندگی خشوع و خضوع میں صرف ہوئی آپؐ یہ دعا کیوں مانگا کرتے تھے، اللہ کی پناہ کیوں چاہتے تھے۔ اس میں ایک سبق تو یہ ہے کہ ساری عمر پناہ چاہی اسی لئے ساری عمر آپؐ کی خشوع و خضوع ہی میں صرف ہوئی یعنی خشوع و خضوع کی توفیق ہر لحہ اللہ کی طرف سے ملتی ہے اس لئے ہر لحہ اللہ ہی سے پناہ چاہنی چاہئے۔ پس ایک تو اس حدیث میں یہ نمایاں بات مجھے محسوس ہوئی ہے لیکن دوسری بات جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ ایسے دل سے جو خشوع سے ناآشنا ہو، وہ دل جس کو خشوع کا علم ہی نہیں اس سے پناہ چاہتا ہوں۔ تو آنحضرت ﷺ تو اپنے لئے ایسے دل کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ جو خشوع سے ناآشنا ہو۔ خشوع تو قرآن کریم سے ثابت ہے کہ بہت سے ایسے لوگوں کو جن کو کبھی خدا کی خشیت میں رونا نہیں آتا ان کو بھی کبھی نصیب ہو جاتا ہے تو ایسے دلوں سے جو خشوع سے ناآشنا ہوں ان سے پناہ کیوں مانگی گئی ہے۔ **فی الحقیقت اس میں آئندہ زمانے میں آنے والے ایسے مادہ پرست دلوں کا ذکر ہے جن کے اوپر کبھی بھی خدا تعالیٰ کی خشیت سے، اس کے خشوع سے رقت طاری نہیں ہوتی اور آج یہ مضمون ہمیں تمام دنیا میں پھیلا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔**

بھاری اکثریت انسانوں کی ہے جو اور باتوں پہ تو رو پڑتے ہیں مگر اللہ کے خشوع سے کبھی نہیں روتے۔ امریکہ ہو یا چین یا جاپان یا یورپ کی بڑی بڑی طاقتیں ان کے سربراہ، ان کے سیاستدانوں سب پر یہ آیت چسپاں ہوتی ہے۔ آپ نے کبھی بھی ان کو اللہ کے ذکر سے روتے نہیں دیکھا ہوگا۔ آنحضور ﷺ فرما رہے ہیں وہ اس سے ناآشنا ہیں ان کو علم ہی کوئی نہیں کہ ذکر الٰہی کیا ہوتا ہے اور یہ بناء ہے کہ اس ذکر کی وجہ سے تم کبھی بھی ان کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی نہیں دیکھو گے۔ ان سے پناہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنی امت کو یہ نصیحت فرمائی گئی ہے کہ ان کے اثرات سے خدا کی پناہ مانگنا۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو ہرگز بعید نہیں کہ تم بھی رفتہ رفتہ انہی کے رنگ میں ڈھلتے چلے جاؤ گے اور ویسے ہی دل تمہارے دل بھی ہو جائیں گے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ وہ بھاری تعداد جو ان لوگوں سے متاثر ہیں اور دنیا طلبی میں ان کی ساری زندگی خرچ ہو رہی ہے وہ ذکر الٰہی میں خشوع سے ناآشنا ہیں۔ کبھی کبھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید ان کے دل میں بھی خشوع ہے یعنی اس وقت جبکہ وہ رمضان مبارک کے آخری جمعے میں حاضر ہوتے ہیں تو ان میں سے بھی بہت سے لوگوں کی آپ چیخیں نکلتے دیکھیں گے۔ لیکن اس خشوع میں اور ان دلوں میں جو خشوع سے عاری ہیں بہت بڑا فرق ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس وقت وہ خدا کی محبت میں نہیں روتے۔ اپنی ضرورت کے لئے روتے ہیں اور سارے سال کے جو اپنے گناہ یاد آجاتے ہیں ان پہ روتے ہیں مگر خشوع میں رونا محبت الٰہی کی وجہ سے ہے۔ یہ بنیاد ہے اس رونے کی اور آنحضرت ﷺ محبت الٰہی کی وجہ سے رویا کرتے تھے اور ایک ایسا رونا ہے جو بے اختیار ہے جب ذکر چل پڑے تو آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں۔ ایسے آخر زمانے سے آنحضرت ﷺ نے پناہ مانگی ہے جس زمانے میں ایسے دل ہوں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ امت محمدیہ ﷺ کے لئے ایک بہت بڑی تنبیہ ہے۔

چنانچہ پھر فرمایا، ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی، اب میں نے ذکر کیا تھا کہ وہ دعائیں بہت مانگتے ہیں اپنی ضرورت کے وقت مصیبت میں مبتلا ہو کر بظاہر روتے اور چلاّتے ہیں مگر جن کے دل اللہ کی محبت کی وجہ سے رونا نہ جانتے ہوں ان کی دعائیں سنی نہیں جاتیں۔ پس فرمایا ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی۔ اب آپ دیکھ لیں کہ آنحضرت ﷺ لازماً اپنے متعلق بات نہیں کر رہے کیونکہ آپ کی دعا تو ہمیشہ ہر لحہ سنی جاتی ہے۔ دعا دل میں پیدا ہونے سے پہلے بھی سنی جاتی تھی۔ کیا آنحضرت ﷺ پر وہ آیات نازل نہیں ہوئیں جن میں حضرت زکریاؑ کا ذکر تھا اور فرمایا گیا کہ (-) اے میرے ربّ میں نے کبھی بھی اپنی دعا کی قبولیت کے بارے میں جو تیرے حضور کی گئی ہو اپنے آپ کو بدنصیب نہیں پایا۔ ہر دعا جو کی وہ ہر دعا تو نے سنی۔ پس آنحضرت ﷺ خود اپنے لئے ایسے دل سے کیسے پناہ مانگ سکتے ہیں۔ تو یہ مضمون متعلق ہے یہ سارا سلسلہ اسی آخری دور کا چل رہا ہے جس میں لوگ اللہ کی خشیت کی وجہ سے اور خشیت اور خشوع خضوع ان دونوں کو عرب اہل لغات نے ہم معنی

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرار دیا ہے۔ اس پہلو سے کہ خشوع کے اندر خشیت یعنی اللہ کا خوف شامل ہے اور اس کی محبت بھی شامل ہے لیکن خشیت میں صرف محبت شامل نہیں تو خشوع ایک حاوی لفظ ہے جو بہت وسیع معنوں پر اطلاق پاتا ہے۔ اس پہلو سے ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی آنحضرت ﷺ یقیناً ان لوگوں کی باتیں فرمارہے ہیں جو آئندہ زمانے میں کبھی کبھی نمازوں میں گریہ وزاری کرتے ہوئے دکھائی دیں گے مگر چونکہ محبت الٰہی کی وجہ سے ان کی گریہ وزاری نہیں اس لئے ان کی ایک نمایاں علامت ہوگی کہ ان کی دعائیں سنی نہیں جاتیں اور سنی نہیں جائیں گی۔ اور بڑی بھاری تعداد ایسے لوگوں کی ملتی ہے وہ دعائیں کرتے ہیں، روتے پیٹتے ہیں، مگر سنی نہیں جاتیں۔ پھر شکوہ کرکے اور بھی خدا سے دور ہٹ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں کیا فائدہ اس رونے پیٹنے کا۔ جب وہ ہماری سنتا ہی نہیں اور بعض احمق نوجوان احمدیوں میں بھی ایسے نظر آجاتے ہیں کہیں کہیں۔ جنہوں نے اپنے امتحان کے لئے دعائیں مانگیں اور روئے پیٹے اور آخر پہ نمازیں بھی چھوڑ بیٹھے کہ ہم نے تو دعا مانگی تھی وہ قبول نہیں ہوئی اس لئے نمازوں کا فائدہ ہی کوئی نہیں۔ تو یہ انہی سب کا ذکر ہے، انہی کو متنبہ کیا جارہا ہے کہ جب امن کی حالت میں تمہیں اللہ کی محبت میں رونا نہیں آیا کرتا تھا تو اب اپنے مقصد کے لئے جو اس کے پاس جاکے چلاتے ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ایسی دعائیں نہیں سنی جائیں گی۔ یہ قطعیت کے ساتھ پیشگوئی ہے اس لئے کوئی اس تقدیر الٰہی کو تبدیل نہیں کرسکتا۔

پھر فرمایا ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا۔ تو آنحضرت ﷺ کی سیری تو ایسی سیری تھی کہ دنیا و مافیہا کا سب کچھ آپؐ کو عطا کیا گیا مگر آپؐ نے اس سے استغناء فرمایا۔ آپ کی ساری زندگی سیری کی ایسی مثال پیش کرتی ہے کہ کبھی دنیا کے کسی نبی نے ایسی مثال پیش نہیں کی۔ تو آپ فرمارہے ہیں ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا۔ لازم ہے کہ اپنا نفس مراد نہیں ہے۔ وہی دنیا مراد ہے جس دنیا کی باتیں فرمارہے ہیں۔ یعنی آئندہ آنے والی دنیا اور وہ دنیا سیر نہیں ہوگی۔ مادہ پرست سیر ہوتا ہی نہیں وہ جتنا زیادہ مانگے اگر وہ مانگا ہوا بھی سارا اس کو دے دیا جائے تو وہ سیر نہیں ہوگا، مزید چاہے گا کیونکہ اس کی مثال جہنم کی سی ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے وہ کہے گی ہل من مزید جب بھی خدا ایندھن جھونکے گا تو وہ پوچھے گی کہ اے خدا اور بھی کچھ ہے تو وہ بھی ڈال دے۔

پس یہ متقیوں کے نفس کی بات ہرگز نہیں ہورہی، اولیاء کے نفس کی بات ہرگز نہیں ہو رہی، ان کے نفس کی بات بھی نہیں ہورہی جو کچھ نہ کچھ ایمان رکھتے ہوں۔ کلیتہً ایمان سے نابلد لوگوں کی باتیں ہورہی ہیں۔ فرمایا کہ ان کا نفس سیر نہیں ہو سکتا۔ پس ان کی دعا سنی بھی جائے تو ھل من مزید کی آوازیں اٹھتی رہیں گی اور پھر ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں ہوتا میں ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جس کا فائدہ دوسروں کو نہ پہنچے حالانکہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو جو بھی علم تھا دین کا یا دنیا کا آپ نے کلیتہً بنی نوع انسان کے لئے وقف کردیا تھا اور اپنی امت کو بھی یہی نصیحت فرماتے رہے کہ جتنا علم ہے وہ سارا بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے خرچ کرو اور قرآن کریم ان آیات سے بھرا پڑا ہے جن کا مضمون یہ ہے کہ (-) جو کچھ بھی ہم ان کو دیتے ہیں وہ اس میں سے خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔

(-) جو دنیا میں اپنے آپ کو اپنی تمناؤں، اپنی خواہشات کو جھونک دے، اس کا علم لوگوں کے لئے نفع رساں نہیں ہوتا۔ اب اس میں بظاہر ان حالات سے جو آج کل ہیں ایک تضاد سا دکھائی دے رہا ہے۔ دنیا پرست ہی ہیں جنہوں نے اتنے علوم ایجاد بھی کئے اور اتنے علوم بھی غیر معمولی ترقی بھی کی اور اس کے نتیجے میں جو کثرت سے ایجادات کی ہیں وہ ساری نفع رساں ہیں۔ آج کوئی بھی ایجاد نہیں جس کا آغاز اہل مغرب سے نہ ہوا ہو۔ اس سے بہت پہلے آپ مسلمان دانشوروں کی باتیں تاریخ میں تو پڑھتے ہیں لیکن فی زمانہ جو علم پھیلا ہوا ہے جس کے بے شمار فوائد ہیں آپ اس علم میں اہل مغرب ہی کے محتاج ہیں جو دہریت کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔ جنہوں نے دنیا کو مادہ پرستی سکھائی۔

تو یہ ایک مسئلہ حل ہونے والا باقی ہے کہ ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں کیا ان تینوں سے یہ الگ لوگ ہیں حالانکہ ایک ہی مضمون بیان ہو رہا ہے۔ درحقیقت ان کا علم نفع پہنچانے کی خاطر نہیں بلکہ نفع حاصل کرنے کی خاطر ہے۔ یہ چھوٹا سا بل دے دیں بات کو تو اصل حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔ جتنے علوم دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں، جتنی بڑی بڑی یونیورسٹیاں ہیں، جتنی بڑی بڑی لمبی تحقیقات ہو رہی ہیں ان سب کا آخر مقصد یہ ہے کہ ہم نفع اٹھائیں، نہ یہ کہ دنیا کو نفع پہنچائیں۔ کون سا علم ہے، کون سی سائنس ہے جو دنیا کو نفع پہنچانے کی خاطر ایجاد ہوئی ہے۔ نفع حاصل کرنے کی خاطر ہے اسی وجہ سے پیٹنٹ چلتے ہیں اور نئی دوائیں ایجاد ہوتی ہیں جو بے انتہا مہنگی مگر چونکہ ایجاد کرنے میں خرچ اسی لئے کیا گیا تھا کہ ہم اس سے فائدہ اٹھائیں اس لئے وہ اپنا حق سمجھتے ہیں کہ بنی نوع انسان کو تب فائدہ پہنچے جب ان کا منافع ہماری جیبوں میں داخل ہو جائے۔

چند دن ہوئے اس قسم کی بحثیں یہاں انگلستان کے دانشوروں میں اٹھائی گئیں تو بعض دانشوروں نے اصل حقیقت کو پکڑ لیا اور اتنی جرأت دکھائی کہ کھل کر بات کرسکیں۔ انہوں نے کہا اصل خرابی یہ ہے کہ ہم سب خود غرضی میں کرتے ہیں۔ آج ہمیں ایک ایسے نئے دور کی ضرورت ہے اور انہوں نے انگلستان کو دعوت دی کہ یہ دور انگلستان سے شروع ہو تو اس انقلابی دور کا سہرا انگلستان کے ہاتھ میں آجائے گا کہ وہ اپنے دل ٹٹول کر ایسی باتیں کریں، ایسی حکمت عملی بنائیں جس سے واقعتہً بنی نوع انسان کا فائدہ پیش نظر ہو اور اس کی پہچان یہ ہوگی کہ اس فائدے کے دوران اپنا نقصان بھی ہو تو اس کو برداشت کریں۔ یہ وہ مرکزی حکمت کی بات ہے جو قرآن و حدیث کے حوالے سے میں بڑی دیر سے ان کو سمجھانے کی کوشش کررہا ہوں اور مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اب یہاں سے بھی وہ آواز اٹھنے لگی ہے۔ اس دنیا کے حالات تبدیل ہو ہی نہیں سکتے جب تک اس مرکزی نکتے کو آپ نہ سمجھ جائیں کہ ایسی کوششوں، ایسی مساعی سے پناہ مانگیں کہ جو بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے نہیں بلکہ اپنے فائدے کے لئے ہوں۔

پھر فرمایا (-) میں ان چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اگر ان چاروں چیزوں سے اللہ کی پناہ مل جائے تو پھر باقی کچھ بھی نہیں رہتا۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ جن کی دنیا ہی نہیں بلکہ آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے کیا ہم بھی جو جو کوششیں کرتے ہیں اس کا آخری مقصد محض اپنے آپ کو فائدہ پہنچانا تو نہیں، کیا ہماری جستجو، ہماری تحقیقات، ہماری کوششیں اس لئے وقف ہیں کہ لوگوں کو فائدہ پہنچا کر اللہ کی رضا حاصل کریں تو یہ خشیت ہے، یہ خشوع ہے۔ ہر چیز میں اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاتے چلے جائیں کیونکہ اللہ ان بندوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی خاطر اس کے بندوں سے محبت کرتے ہیں اور جو اس کی خاطر اس کے بندوں کے لئے مختلف نفع بخش تدبیریں سوچتے رہتے ہیں۔ پس آپ کا ہر علم اس کام کے لئے وقف ہوجانا چاہئے اور میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اس نصیحت کو بڑے غور سے سمجھے گی اور اپنے پلّے باندھ لے گی۔

جہاں تک خشوع کا تعلق ہے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ راتوں کو چھپ کر ہی خدا کے حضور رونا خشوع ہے اور دن کو خدا کے حضور رونا خشوع نہیں ہے، یہ بات درست نہیں ہے۔ اللہ کی یاد جب دل پر قبضہ کرجائے اور انسان اس کے لئے اپنے آپ کو دنیا سے الگ کرلے تو اس وقت خشوع پیدا ہونا ایک لازمی حصہ ہے۔ آنحضور ﷺ کے متعلق بھی ایسی روایات کثرت سے ملتی ہیں جن میں رات کی خشوع کا ذکر ہے یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یا دوسری امہات المومنین کی کہ رات کو چھپ کر آپ خدا کے حضور رویا کرتے تھے مگر ان روایات کی طرف لوگوں کی توجہ نہیں جہاں دن کے وقت آپؐ کے خشوع کا ذکر بھی ملتا ہے۔ چنانچہ انہی روایات میں سے ایک روایت مسند احمد بن حنبل سے میں نے اخذ کی ہے۔ باب ماجاء فی بکاء رسول اللہ ﷺ وہ باب جو آنحضرت ﷺ کی آہ وبکا کے متعلق ہے کس طرح آپ گریہ وزاری کیا کرتے تھے۔ حضرت مطرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ اب دو باتیں اس میں قابل توجہ ہیں۔ آدھی رات کو اٹھ کے تو نہیں لوگ سیدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلوت خانوں میں چلے جایا کرتے تھے۔ یہ تو ناممکن ہے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ پھر دوسری بات یہ کہ وہ پبلک جگہ تھی غالباً مسجد تھی جہاں ہر کس و ناکس جا سکتا تھا۔ تو حضرت مطرفؓ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے سینہ مبارک سے اللہ تعالیٰ کے حضور رونے کی وجہ سے ہنڈیا کے ابلنے کی جیسی آواز آرہی تھی۔ پس یہ جس طرح ہنڈیا ابلتی ہے یہ نقشہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کے متعلق بیان فرمایا ہوا ہے جو رات کے وقت تھا۔ دن کو بھی آپ کے سینۂ مبارک کا یہی حال ہوتا تھا۔ اور بعینہٖ وہی لفظ ایک اور راوی جس نے دن کو آپؐ کو دیکھا استعمال کر رہا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے بہتر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کی حالت کے بیان کے لئے اور کوئی محاورہ نظر نہیں آتا۔ جو محاورہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سوجھا بعینہٖ وہی محاورہ حضرت مطرف کے والد نے استعمال فرمایا۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ آپؐ کے سینہ مبارک سے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز جیسی آواز آرہی تھی۔

پس نمازوں میں اس قسم کا رونا اختیار کرنا چاہئے۔ مگر جب میں کہتا ہوں 'اختیار کرنا چاہئے' تو اس کے نتیجے میں مجھے ایک خوف بھی پیدا ہوتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جس حالت میں بھی گریہ وزاری کر رہے تھے دکھانا مقصود نہیں تھا اور سنانا مقصود نہیں تھا لیکن بعض دفعہ لوگوں کے رونے کی اور چلّانے کی آواز اس طرح آتی ہے کہ گویا وہ خدا کی طرف توجہ کرنے سے زیادہ اپنی توجہ مبذول کروا رہے ہیں۔ ایسی حالت میں آوازوں کو دبانا چاہئے۔ یہ مثال ہے اصل میں اس کے اندر یہ مضمون داخل ہے۔ ہنڈیا کے ابلنے کی آواز جب قریب جاؤ تو آیا کرتی ہے۔ دوسرے ہنڈیا کی چیخوں کی آواز آپ سنا نہیں کرتے۔ پس وہ چیخ و چہاڑ جو بعض لوگ نمازوں میں مچاتے ہیں وہ تو سب نماز پڑھنے والوں کی نمازیں خراب کر دیتی ہیں۔ جب نمازوں کے علاوہ کوئی دعا ہو اور اس میں بے اختیار چیخ نکل جائے تو اس پر کوئی حرف نہیں لیکن خصوصیت سے نماز کے وقت چیخوں سے اجتناب لازم ہے کیونکہ اس سے دوسرے تمام نمازیوں کی نماز خراب ہو جاتی ہے اور یوں لگتا ہے کہ صرف چند ہی ہیں جو رونے پیٹنے والے ہیں باقی سب کو خشوع کا علم ہی کچھ نہیں۔ یہ غلط ہے۔

اس لئے ہنڈیا کے ابلنے کے مضمون کو پیش نظر رکھیں اور یاد رکھیں جب دل میں گڑگڑاہٹ اٹھتی ہے تو قریب کے لوگوں کو اس کی آواز بھی آجائے گی مگر اس وقت اپنے اوپر ضبط کرنا اور چیخیں نہ مارنا بتا رہا ہے کہ جو گڑگڑاہٹ کی آواز ہے وہ بے اختیاری کی حالت ہے اس کو دبایا جا ہی نہیں سکتا۔ جس طرح وہ آنسو جو بے اختیار نکل آئیں ان کو لوگ آخر دیکھ ہی لیتے ہیں مگر جن پہ کوئی اختیار نہ رہے وہ آنسو ہیں جو خدا کی محبت میں بہنے والے آنسو ہیں از خود پھوٹتے ہیں اور پھر دیکھنے والے دیکھتے بھی ہیں۔

ایک اور روایت حضرت ابوامامہؓ سے اخذ کی گئی ہے یعنی ان کی یہ روایت ہے۔ ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں۔ اب دو قطرے اور دو نشان کتنی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں۔ مگر اللہ کی پسند کیا ہے۔ دو قطرے اور دو نشان۔ یہ قطرے جس کو نصیب ہو جائیں وہ فلاح پا جائے گا۔ اور یہ نشان جس کے بدن پر لگ جائیں وہ یاد رکھے کہ ہمیشہ اللہ ان نشانات کو پیار اور محبت سے دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ کو تو ہم سے کچھ بھی نہیں چاہئے سوائے سچے عشق اور سچی محبتوں کی علامتوں کے۔ ہمیں اس سے سب کچھ چاہئے۔ پس جب وہ ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کی بھی اتنی قدر فرماتا ہے آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ اس سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز بھی پیاری نہیں۔ اس سے اندازہ کریں کہ ہم اپنی زندگی کو اس طرح ڈھال سکتے ہیں کہ ہر حال میں زندگی کے ہر لمحے میں اللہ کی نظر ہم پر پڑتی رہے۔

قطرے تو ضروری نہیں ہمیشہ جاری رہیں مگر ساتھ ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نشانوں کا ذکر فرما دیا جو ہمیشہ رہتے ہیں تو اللہ کبھی بھی آپ سے غافل نہیں رہتا حالانکہ آپ بسا اوقات اللہ سے غافل ہو جایا کرتے ہیں۔ یہ اس پہلو سے بہت دلچسپ حدیث ہے اب میں اس کی تفصیل پڑھ کے سناتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسوؤں کا قطرہ 'ایک قطرہ' جو زندگی میں کبھی کبھی بھی بہایا جا سکتا ہے فرمایا اللہ کو وہ قطرہ عزیز ہے۔

دوسرا خدا تعالیٰ کی راہ میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ 'یعنی جو شہید ہو جاتے ہیں ان کے تو سارے خون بہہ جاتے ہیں مگر اللہ کی راہ میں اگر خون کا ایک قطرہ بھی بہے تو وہ قطرہ بھی اللہ کو عزیز ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ شہداء کا خون جو بہتا ہے وہ خدا کو کیسا عزیز ہوگا۔ پس یہ خون کا قطرہ تو ہر ایک کو نصیب نہیں ہے جو خدا کی راہ میں بہایا جائے۔ آنسوؤں کا قطرہ نصیب ہوتا ہے مگر وہ بھی ہمیشہ نہیں اور یہ خون کا قطرہ تو کچھ خوش نصیبوں ہی کو ملا کرتا ہے۔ **چنانچہ جماعت احمدیہ پاکستان پر اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان اور بڑا افضل ہے کہ وہاں ہزارہا ایسے احمدی ہیں جن کو خدا کی راہ میں کچھ خون بہانے یا کم سے کم خون کا ایک قطرہ بہانے کا موقع ضرور عطا ہو گیا ہے۔** اس پہلو سے یہ ایک عظیم سعادت ہے جس کی کوئی مثال آپ کو دنیا میں دکھائی نہیں دے گی کہ اس کثرت سے ایک قوم ہو جس میں ہزارہا لوگوں کو اللہ کی خاطر اپنا خون بہانے کی سعادت نصیب ہو گئی۔

اس کے برعکس آپ کو دنیا میں اور بھی بہت سے فوج کش (-) دکھائی دیتے ہیں جو آپس میں بھی لڑتے ہیں اور بعض دفعہ دوسروں کے خلاف بھی فوج کشی کرتے ہیں یا فوج کشی نہیں بھی کرتے تو فساد برپا کرنے کے لئے بم دھماکے ضرور کر دیتے ہیں۔ جو ظلم کرنے والے یا فوج کشی کرنے والے ہیں ان کے خون کے قطروں کا یہ ذکر نہیں ہے' نہ ان خون کے قطروں کا ذکر ہے جن کو بعض ظالموں نے اڑا دیا کیونکہ خدا کی خاطر ایسا نہیں کیا گیا۔ یاد رکھیں یہاں خدا کی خاطر قطرہ بہانے والوں کا ذکر ہے۔ پس اس پہلو سے اگر آپ (-) کی بات کریں تو (-) جو خون بہاتے ہیں وہ خدا کے منشاء کے خلاف بہاتے ہیں۔ اس لئے ان کا اپنا بہنے والا خون کیسے خدا کی رضاجوئی کا موجب بن سکتا ہے جن کی زندگیاں وقف ہوں لوگوں پر ظلم کرنے کے لئے اور ناحق خون بہانے کے لئے۔ اگر اس سلسلے میں ان کا خون بہتا ہے تو ضائع ہو رہا ہے۔ وہ زمین کو گندہ کر رہا ہے کیونکہ ہر وہ خون کا قطرہ جو خدا کی منشاء کے خلاف بہایا جائے وہ اس کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے اس کی رضاجوئی کا موجب نہیں ہوتا۔

پس ایسی مثالوں سے آپ معاملے کو مشتبہ نہ ہونے دیں۔ ایسے لاکھوں ہیں جو اس طرح بظاہر خدا کی خاطر جہاد کرنے کے لئے نکلتے ہیں لیکن ان کے جہاد کے مقصد فتوحات ہیں جو سیاسی فتوحات ہیں' ان کے جہاد کے مقاصد میں اگر دینی فتوحات ہیں تو ایسی فتوحات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں بھی نہیں تھیں کہ ایسی فتوحات کو (دینی) کہا جا سکتا ہے۔ ٹیریٹوریل (Teritorial) یعنی جغرافیائی فتوحات ہیں۔ اور جہاں یہ کہتے ہیں کہ ہم (دین) کی خاطر لڑ رہے ہیں وہاں (دین) کو جبراً نافذ کرنے کی کوشش میں لڑتے ہیں۔ اب یہ جبراً (دین) کا نفاذ جو ہے یہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے اس طرح ٹکرا رہا ہے کہ آپس میں کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ لا اکراہ فی الدین کی آیت سے ٹکرا رہا ہے۔ لکم دینکم ولی دین کی آیت سے ٹکرا رہا ہے۔

پس یہ اچھی طرح پیش نظر رکھ لیں کہ خدا کی خاطر دین کو جبراً نافذ کرنا خدمت دین نہیں ہے۔ یہ دین سے شدید دشمنی ہے۔ کیونکہ جن لوگوں پر جبراً دین نافذ کیا جائے ان کے دل میں دین سے سخت تنفر پیدا ہوتا ہے اور وہ ایسے ملکوں سے بھاگتے ہیں جہاں یہ ہو رہا ہے۔ بہت سے پناہ گزین آپ کو جو لاکھوں کی تعداد میں ہیں افغانستان سے بھاگے ہوئے جرمنی یا دوسرے ملکوں میں ملتے ہیں ان سے آپ پوچھ کے دیکھ لیں وہ خدا کے نام پر جبر سے بھاگے ہیں اور ان کو اس جبر نے دینی پہلو سے ذرہ بھی فائدہ نہ دیا۔ اگر وہ تلوار سے ڈر کر کوئی عبادات بظاہر خدا کی خاطر بجا لا رہے ہوں وہ تو تلوار کی عبادات ہیں' ان کا خدا سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جب بھاگتے ہیں تو ایسی قوموں کی طرف بھاگتے ہیں جن کا واقعتہً خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یعنی خدا کے نام پر جبر تو نہیں کرتے مگر ایسے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں جو خدا سے ڈر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بھاگے ہوئے ہوں یا خدا والوں سے ڈر کر بھاگے ہوئے ہوں اور اس کے نتیجے میں کلیتہً مادہ پرست بنا دیتے ہیں۔ پس ایسی قوموں کا میں نے مطالعہ کیا ہے، خصوصاً جرمنی میں بکثرت آباد ہیں۔ وہ اکثر پھر مادہ پرست ہو جاتی ہیں اور اگر دین نام کی کوئی چیز ان کے اوپر مسلط بھی ہو تو وہ بھی جبری دین ہے۔ پس یہ چیزیں دین کا حلیہ بگاڑنے والی چیزیں ہیں۔

(-) تو ان احمدیوں پر اطلاق ہونے والا یہ فرمان نبوی ہے جن کا روزانہ دین کے رستے میں خدا کی خاطر خون بہایا جاتا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب پاکستان میں کسی نہ کسی طرح احمدیوں کا خون نہ بہایا جا رہا ہو۔ عوام ان کو مارتے ہیں، مولوی اٹھاتے ہیں ان عوام کو کہ ان کو مارو۔ ان پر پتھراؤ کیا جاتا ہے، ان کو گلیوں میں گھسیٹا جاتا ہے، ان پر چاقوؤں سے حملے کئے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن اس سے بہت زیادہ چیزیں اس قوم کو خدا تعالیٰ سبق کے طور پر دکھلا بھی رہا ہے اور احمدیوں کو یہ فرق پیش نظر رکھنا چاہئے کہ ان کے قطرے تو خدا کے ہاں مقبول ہیں لیکن جن کے خون ٹنوں کے حساب سے بہائے جا رہے ہیں ان کا ایک قطرہ بھی خدا کو مقبول نہیں۔ کتنے خوش نصیب ہیں کہ وہ ان میں نہیں بلکہ ان میں شامل ہیں جو خدا کی خاطر خون بہاتے ہیں۔

پس آنحضور ﷺ کی اس حدیث کو میں دوبارہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا دوسرا خدا تعالیٰ کی راہ میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ، اور خون کا ایک قطرہ محاورۃً اس بات کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے کہ بہت کم خون بہانے والے ہوں گے۔ وہ آئندہ زمانہ جس کی باتیں ہو رہی ہیں ان میں شاذ ہی خدا کی خاطر خون کے قطرے آنکھوں سے بہیں گے یا جسموں سے بہیں گے تو جب ایک چیز کم ہو جائے تو اس کی قدر بڑھ جایا کرتی ہے۔ پس اس پہلو سے اس حدیث کا یہ معنی ہو گا کہ جس دور میں اللہ کے نزدیک اللہ کی خاطر خون بہانے والے بہت کم رہ جائیں گے تو اللہ قطرے قطرے پر پیار کی نظر رکھے گا۔ اگر پیاسا ہو تو وہ بعض دفعہ شبنم کا ایک قطرہ بھی چاٹتا ہے خواہ اس سے پیاس بجھے نہ بجھے مگر اللہ نے تو محبت سے اس کو چنا ہے پیاس بجھانے کی خاطر تو نہیں۔ اس لئے قطرے قطرے پر نظر رکھے گا۔ اس خون کے قطرے پر جو خدا کی خاطر بہایا جا رہا ہے۔

لیکن جو دوسری بات میں نے کہی تھی وہ نشان، وہ نشان کیا ہے، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پیشانی پر جو نشان پڑتا ہے یہ وہ نشان ہے جو خدا کی خاطر لگایا جاتا ہے بعض لوگ نہ بھی کوشش کریں تو بھی ان کے نشان پڑ بھی جاتا ہے مگر ایک نشان ہے جو خالصتہً اللہ کی عبادت کرنے والوں کے جسم پر بھی پڑتا ہے اور عام عبادت کرنے والوں کے جسم پر بھی پڑتا ہے اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں ہے اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں نے دکھاوے کی خاطر یہ نشان ڈالا اور فلاں شخص نے للّٰہی محبت کی وجہ سے یہ نشان پڑنے دیا اور یہ نشان ہے جو پاؤں پر ہے، ماتھے پر نہیں جتنے نماز پڑھنے والے ہیں کوئی بھی ہوں دکھاوے کی پڑھتے ہوں یا سچی پڑھتے ہوں ان کے پاؤں کے اوپر ایڑی کے نیچے ایک گٹہ سا ضرور پڑتا ہے اور یہ گٹہ جو ہے یہ اگر پہچان کے دیکھیں غور سے تو آپ کو اپنے پاؤں پہ بھی ضرور دکھائی دے گا، ور باقی سب لوگوں کے پاؤں پر بھی دکھائی دے گا۔

تو اب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان سنیں، خدا تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض کی ادائیگی کے نتیجے میں پڑنے والا نشان۔ اب فرائض کی ادائیگی میں یہاں ایک تو آنحضرت ﷺ نے عبادت کا ذکر نہیں فرمایا اس لئے وہ مضمون بھی جو میں نے بیان کیا ہے درست ہے اس پہلو سے کہ خدا کی طرف سے عائد کردہ فرائض کے سلسلے میں پڑتا ہے لیکن اور بھی بہت سے فرائض ہیں۔ اب دنیا میں جتنے بھی محنت کرنے والے ہیں ان کے ہاتھوں پر نشان پڑ جاتے ہیں مگر جو اللہ کے لئے وقار عمل کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پہ نشان پڑتے ہیں۔ تو دونوں نشانوں میں ایک فرق ہے۔ اللہ فرماتا ہے جو میری خاطر کام کرتا ہے اس کے بدن پہ جہاں بھی نشان پڑے گا وہ لازم نہیں کہ پاؤں پر ہی پڑے جہاں بھی پڑے گا اللہ اس کو پیار سے دیکھے گا۔ تو آپ میں سے لاکھوں احمدی ہیں جن کو خدا کی خاطر وقار عمل کی توفیق ملی ہے۔ انگلستان میں بھی بڑی بڑی عمارتیں جماعت احمدیہ نے وقار عمل کے ذریعے تعمیر کی ہیں اور ہر سال خدام کا اجتماع ہو یا انصار کا یا لجنات کا دیکھیں کتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ جلسہ سالانہ پر بھی بعض لوگوں کو اتنی محنت کرنی پڑتی ہے کہ سارا سال وہ کام کرتے ہیں اور اگر وہ غور کر کے دیکھیں تو اس محنت کے نتیجے میں لازماً ان کے جسم پر کوئی نشان پڑ جاتے ہیں۔ ایسے نشان جب پڑ جاتے ہیں جن کی طرف ان کو جب تک توجہ نہیں دلائی گئی توجہ ہوئی ہی نہیں ہو گی۔ لیکن اللہ کی ان کی طرف توجہ ہے۔ کتنا مہربان ہے، کس قدر اپنے بندوں پر پیار اور محبت کی نظر ڈالنے والا۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ ان نشانوں کو دیکھتا ہے اور محبت کرتا ہے ان سے اور ایسے نشانوں سے زیادہ اس کو کوئی نشان عزیز نہیں جو خدا کی خاطر پڑ گئے ہوں۔ اس 'خدا کی خاطر' لفظ نے پاؤں کے نشانوں کو بھی دوسرے لوگوں کی عبادت سے ممتاز کر دیا کیونکہ جن کی عبادت خالصتہً للہ نہیں ان کے نشان بھی للہ نہیں اور ایک ایسا امتیاز کر دیا جو کھلم کھلا ہر ایک کو دکھائی دے سکتا ہے۔ **خدا تعالیٰ کی خاطر وقار عمل کرنے والوں کی دنیا میں ایک ہی جماعت ہے جو جماعت احمدیہ ہے۔** (-) میں جن نشانوں کی بات کر رہا ہوں وہ بالکل الگ نشان ہیں اور کسی ہنگامی خطرے کے وقت کے وہ نشان نہیں ہوتے۔ اب خدا کو کون سا خطرہ ہے، کون سی مصیبت پڑی ہوئی ہے کہ وہ دوڑے جائیں اور اللہ کی خاطر کدالیں اٹھالیں۔ یہ جو دوسرے نشان ہیں یہ ہمیشہ خطروں کی علامتیں ہیں۔ جب بڑے بڑے بند لگانے پڑتے ہیں سیلابوں کے خطرے سے، جب فوجوں کو خطرہ درپیش ہو وہ کھدائی کرتی ہیں اپنے مورچوں کی تو یہ اور مضمون ہے۔ ہر جگہ اپنے نفس کا بچاؤ شامل ہے اس میں، لیکن جن خدام کو بلایا جاتا ہے یا جن انصار کو وقار عمل کے لئے بلایا جاتا ہے، لجنات کو بلایا جاتا ہے، ان کو دنیا سے کون سا خطرہ ہے جس سے پناہ ڈھونڈتے ہوئے وہ ان خدمتوں کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ نہ آئیں تو امن سے گھر میں بیٹھیں گے کوئی دباؤ نہیں، کوئی قانون نہیں جو ان کو مجبور کر رہا ہو اور جماعت کی طرف سے تحریص ہے صرف دعوت ہے کہ آجاؤ، نہ آؤ تو کوئی گناہ نہیں۔ جماعتی کاموں، جماعتی خدمتوں سے ان کو ہرگز محروم نہیں کیا جاتا اس جرم میں کہ وہ وقار عمل میں شامل نہیں ہوئے۔

پس یہ باریک فرق ہیں جن کو آپ پیش نظر رکھیں تو میرا یہ دعویٰ بالکل درست ثابت ہو گا کہ **اللہ کی خاطر جن نشانوں کا اس حدیث میں ذکر ہے وہ نشان آج احمدیوں کے لئے مخصوص ہو چکے ہیں اور بڑی بھاری سعادت ہے۔ پس آپ بھی کبھی کبھی ان نشانوں کو پیار سے دیکھا کریں جن کو خدا پیار سے دیکھتا ہے۔** اور اس دیکھنے کا لطف ہی کچھ اور ہو گا۔

اب آنحضور ﷺ کی ایک اور حدیث مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل اخفاء الصدقۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا اس دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔ یہ حدیث بظاہر قیامت سے تعلق رکھتی ہے یعنی اخروی زندگی میں جو حشر برپا ہو گا لیکن اس دنیا میں بھی ایسے مواقع آتے ہیں قومی سطح پر اور بعض دفعہ عالمی سطح پر جبکہ کوئی سایہ خدا کے سائے کے سوا پناہ نہیں دے سکتا بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ بعض سائے مضر ہوں گے، بعض سائے ایسے ہوں گے جو ہلاکت کی طرف لے جا رہے ہوں گے۔

اب یہ سائے کا مضمون جو ہلاکت کی طرف لے جانے والا ہے وہ دو معنے رکھتا ہے۔ ایک ان قوموں کا سایہ جن کے سائے تلے آپ دنیاوی منفعت کی خاطر آ گئے ہوں۔ ان کا سایہ عالمی خطرات کے وقت آپ کو ہمیشہ جہنم میں جھونکے گا۔ جب جنگ عظیم ثانی ہو رہی تھی تو برطانیہ کے سائے میں جتنے ممالک تھے وہ سارے اپنے باشندوں کو آگ کی جہنم میں جھونک رہے تھے تو وہ سایہ امن دینے والا سایہ تو نہیں تھا۔ وہ تو خطرات پیدا کرنے والا سایہ تھا اور اس کے علاوہ بھی بظاہر وہ سایہ جو اقتصادی سایہ ہو، اقتصادی خطروں سے پناہ دیتا ہے مگر اگر آپ غور سے دیکھیں تو اس سائے میں آپ کی رہی سہی دولت بھی ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ جس قوم نے بھی اس سائے کو قبول کیا ہے اس سائے نے ان کو کبھی امن نہیں دیا۔ وہ ہمیشہ ایک بدحالی سے دوسری بدحالی کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں ان کا سارا مال و زر لوٹ لیا جاتا ہے بظاہر اقتصادی چھتری کے نتیجے میں۔ تو قرآن کریم نے جس سائے سے ڈرایا ہے اس میں یہ ڈراوا بھی شامل ہے کہ اللہ تمہیں اس سائے سے ڈراتا ہے جس کے نیچے کوئی امن نہیں ہو گا وہ تباہ و برباد کرنے والا سایہ ہو گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرا وہ سایہ جو دھوئیں کی طرح اٹامک وارفیئر کے وقت اٹھتا ہے وہ بھی بعینہٖ اس وقت کا سایہ ہے جس میں سوائے اللہ کے سائے کے کوئی سایہ امن نہیں دے سکتا اور ایسے خطرات اب دن بدن قریب آرہے ہیں۔ عالمی لحاظ سے بھی قریب آرہے ہیں اور بعض ممالک کے لحاظ سے بھی قریب آرہے ہیں۔ یہ سارا جو ریجن ہے یعنی وہ خطہ جس میں ایران، افغانستان، پاکستان، ہندوستان، کشمیر وغیرہ یہ سب شامل ہیں ان سب خطہ ہائے ارض پر وہ سایہ منڈلا رہا ہے اور بعید نہیں کہ کسی وقت یہ سایہ اپنا ظلم ان پر برسانے لگے۔ فرمایا، جو ایسے سائے سے بھی پناہ مانگتا ہو اس کو اللہ تعالیٰ امن دے دے گا کیونکہ جو یہ سات صفات اپنے اندر رکھتا ہے اس کو ایسے ہر سائے سے بچا کر اللہ اپنے سائے تلے لے آئے گا۔ یہ خوش خبری ہے جو خاص طور پر ملحوظ رکھنے والی ہے۔ اس لئے اب میں ان سات صفات کا ذکر کرتا ہوں جن کو اپنانے کے نتیجے میں دنیا کے خطرناک سایوں سے اللہ کا سایہ انسان کو پناہ دے گا۔

فرمایا اول امام عادل۔ اب بتائیں کہیں ہے امام عادل جو آپ کو دکھائی دیتا ہو، وہ قوم کا سربراہ جو عادل ہو میں نے تو دنیا میں ہر طرف نظر دوڑا کے دیکھا ہے، مجھے تو کہیں عادل سربراہ دکھائی نہیں دیتا۔ تو مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کہیں بھی وہ مقام وہ خطہ واقع نہیں جس کو اللہ کا سایہ بچائے کیونکہ پہلی شرط امام عادل کی ہے اور دراصل امام عادل کا سایہ ہی اللہ کا سایہ ہوا کرتا ہے اردو وہ محاورہ تھا بادشاہ کو ظل اللہ کہا کرتے تھے اللہ کا سایہ، مگر اس وقت بادشاہت کی تعریف اور ہوتی تھی۔ بادشاہت کی تعریف میں عدل داخل سمجھا جاتا تھا، اس کا ایک لازمی جزو سمجھا جاتا تھا اس وقت اسے ظل اللہ کہتے تھے۔ اب تو ان دنیاوی عادلوں کو امیر المومنین یا ظل اللہ کہنا خدا تعالیٰ کی سب سے بڑی گستاخی ہے۔ ایسی بھیانک تصور ابھرتی ہے ان کے عدل کی کہ اس کے بعد ایسے لوگوں کو امیر المومنین قرار دینا تو حیرت انگیز بات ہے۔ کہتے ہیں جیسی روح ویسے فرشتے جیسا امیر المومنین ویسے ہی مومنین ہوں گے اور واقعتہً ہیں۔ تو عدل سے عاری امیر ہوں جہاں وہاں اللہ کے سایہ کے پڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کا سایہ بھی مہلک اور جس نام پر وہ سایہ ڈال رہے ہیں اس نام کی شمولیت کی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ مہلک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جو اللہ کا سایہ نہ ہو اور مہلک ہو اسے اللہ کا سایہ قرار دیا جائے تو یہ خدا کے غضب کو بھڑکانے کے لئے ایک اور وسیلہ بن جاتا ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اللہ کے پیار کی نظر پڑے اور وہ اپنا سایہ پھیلادے، برعکس مضمون ہوگا۔ اب آگے چونکہ چھ اور باقی رہتے ہیں اس لئے انشاء اللہ ان کا ذکر اگلے خطبے میں شروع کروں گا۔ کچھ اور بھی احادیث ابھی باقی ہیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 13- نومبر 1998ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

پیر 30- نومبر 1998ء

1-50 رات- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر13-
2-30 رات- درس القرآن نمبر 16- 18-1-98
3-45 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- انٹرویو-
4-20 رات- چینی زبان سیکھیے-
5-45 صبح- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ حصہ 13-
6-25 صبح- لقاء مع العرب-
7-25 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ- حضرت صاحب کے ساتھ مجلس سوال و جواب-
8-10 صبح- اردو کلاس-
9-20 صبح- چینی زبان سیکھیے-
9-50 صبح- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
11-50 دوپہر- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ حصہ سوئم-
12-30 دوپہر- درس القرآن نمبر16-
1-55 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-55 دوپہر- اردو کلاس-
4-05 شام- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- پاکستان سے-
5-30 رات- نارویجین زبان سیکھیے-
8-00 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
9-10 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل یکم- دسمبر 1998ء

1-40 رات- چلڈرنز کلاس سبق نمبر123-
2-10 رات- کوئز- روحانی خزائن-
3-00 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
4-10 رات- نارویجین زبان سیکھیے-
5-45 صبح- چلڈرنز کلاس- نمبر133-
6-15 صبح- لقاء مع العرب-
7-15 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- از پاکستان-
8-15 صبح- اردو کلاس-
9-15 صبح- نارویجین زبان سیکھیے-
9-50 صبح- ہومیوپیتھی کلاس-
11-45 دوپہر- چلڈرنز کلاس- سبق نمبر 123-
12-15 دوپہر- پشتو آئٹم- خطبہ جمعہ 30-5-97
1-20 دوپہر- کوئز- روحانی خزائن-
2-10 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-10 سہ پہر- اردو کلاس-
4-15 شام- طبی پروگرام- ہماری خوراک-
4-45 شام- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
5-30 رات- فرنچ زبان سیکھیے-
8-05 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 1-12-98
9-10 رات- لقاء مع العرب-
11-20 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 2- دسمبر 1998ء

1-40 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس حصہ40-
1-55 رات- چلڈرنز کارنر- متفرق پروگرام- وقف نو-
2-20 رات- ہماری کائنات- نمبر150-
2-55 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
3-55 رات- فرنچ زبان سیکھیے-
4-25 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- ایک نو احمدی کے ساتھ انٹرویو-
5-45 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس-
6-05 صبح- لقاء مع العرب-
7-10 صبح- طبی پروگرام- ہماری خوراک-
7-35 صبح- چلڈرنز کارنر- متفرق پروگرام-
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-10 صبح- فرنچ زبان سیکھیے-
9-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
11-45 دوپہر- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس-
12-05 دوپہر- سواحیلی پروگرام- گفتگو-
12-50 دوپہر- ہماری کائنات-
1-15 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- انٹرویو-
1-55 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 سہ پہر- اردو کلاس-
4-10 شام- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- درثمین-
5-30 رات- جرمن زبان سیکھیے-
8-10 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 2-12-98
9-15 رات- لقاء مع العرب-
11-15 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 3- دسمبر 1998ء

1-25 رات- چلڈرنز کلاس- سبق نمبر 123-
1-55 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ-
2-10 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن- تفریح- بیت بازی فائنل-
2-25 رات- مشاعرہ- اسلام آباد1997ء
3-15 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
4-20 رات- جرمن زبان سیکھیے-
5-40 صبح- چلڈرنز کلاس- سبق نمبر123-
6-10 صبح- لقاء مع العرب-
7-20 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- درثمین-
7-50 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن تفریح- بیت بازی- فائنل-
8-10 صبح- اردو کلاس-
9-20 صبح- جرمن زبان سیکھیے-
9-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
11-35 دوپہر- چلڈرنز کلاس- سبق نمبر 123-
12-05 دوپہر- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ- 1-11-96
1-10 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ-
1-20 دوپہر- مشاعرہ- اسلام آباد1997ء
2-10 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-10 سہ پہر- اردو کلاس-
4-20 شام- کوئز تاریخ احمدیت-
5-45 رات- عربی زبان سیکھیے-
8-00 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
9-05 رات- لقاء مع العرب-
10-10 رات- بوسنین پروگرام- احمدیوں کی طرف سے امداد-
11-15 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

پاکستان بھر میں مثالی وقار عمل کے انعقاد کا پروگرام

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ وقار عمل کے تحت مورخہ 13- دسمبر 1998ء بروز اتوار پاکستان بھر کی جملہ مجالس میں مثالی وقار عمل منعقد کئے جا رہے ہیں اس سلسلے میں تمام قائدین اضلاع اور مجالس کو سرکلر بھیج دیا گیا ہے۔ تمام قائدین سے درخواست ہے کہ وہ اس وقار عمل کے لئے بھرپور تیاری کریں اور ابھی سے مندرجہ ذیل امور کو خصوصی طور پر پیش نظر رکھیں۔

1- وقار عمل کے لئے جگہ کی تعیین۔

2- درکار سامان کی دستیابی کا انتظام۔

3- خدام کی بھرپور حاضری کو یقینی بنانے کے لئے حلقہ جات کی سطح پر سائقین کے ذریعے تحریری اطلاع کا انتظام' یاد رہے کہ وہی مثالی وقار عملی قرار پائے گا جس میں کم از کم چالیس فیصد خدام کی حاضر ہوگی۔

4- وقار عمل کے لئے مجلس کو بھیجے گئے سرکلر سے منسلکہ رپورٹ فارم پر اپنے کام کی رپورٹس کی فوری مرکز کو ترسیل۔

قائدین علاقہ و اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ خود اس کام کی نگرانی کریں کہ تمام مجالس اس روز بھرپور وقار عمل کروائیں۔

(مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ- پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ ماہ دسمبر 98ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "سوچنے کی باتیں (حصہ اول)" مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ- پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ نائلہ حسین صاحبہ بنت مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب صدر محلہ ناصر آباد شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم مبارک مسعود صاحب ابن مکرم نیاز احمد مسعود صاحب ماڈل ٹاؤن بہاولپور شہر سے محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ 98-11-21 بعد نماز عصر بیت مبارک میں بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم حکیم عطاء الرحمان علوی صاحب ابن مکرم حکیم نظام جان (دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ) مورخہ 98-11-25 بوقت رات ساڑھے سات بجے دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ دوسرے دن مورخہ 98-11-26 بوقت صبح دس بجے ان کا جنازہ مقامی قبرستان میں پڑھا گیا۔ احباب جماعت سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شادی

○ مکرم منور احمد خان صاحب ابن مکرم رفیق احمد صاحب بزرگوال ضلع گجرات کی شادی 31- اکتوبر 1998ء کو بہمراہ عزیزہ مکرمہ امتہ التین صاحبہ بنت مکرم احمد علی صاحب شہید گوجرانوالہ منعقد ہوئی۔ انکا نکاح بعوض ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر اسی روز مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا تھا۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

عزیز منور احمد خان محترم میاں محمد دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ (بنیاں- بزرگوال ضلع گجرات) کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ شادی دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

ضروری اعلان

○ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معروف شاعر مکرم عبدالسلام اختر صاحب ایم۔اے مرحوم کا مجموعہ کلام کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ اگر کسی کے پاس محترم اختر صاحب کی کوئی نظم' تحریر یا کوئی اور یادداشت ہو تو وہ درج ذیل پتہ پر ارسال کر دیں تاکہ اسے کتاب میں شامل کیا جاسکے۔

امتیاز احمد حامی

کوارٹر نمبر 153 صدر انجمن احمدیہ- ربوہ

مقابلہ مضمون نویسی خدام

○ مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی اول خدام الاحمدیہ پاکستان کا عنوان "قیام صلوۃ" ہے جس کی آخری تاریخ 15- جنوری 99ء ہے- خدام زیادہ سے زیادہ اس مقابلہ میں شامل ہوں اور قائدین سے نگرانی کی درخواست ہے۔

(مہتمم تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پتہ درکار ہے

○ مکرم فرید احمد باری صاحب ابن مکرم عبدالباری عابد صاحب وصیت نمبر 29989 ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ مورخہ 96-1-26 کو وصیت کی تھی۔

اگر مکرم موصی صاحب خود پڑھیں یا ان کا کوئی عزیز پڑھے تو فوری طور پر دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان 5 تا 7 دسمبر 98ء منعقد ہو رہا ہے۔ اس مبارک موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کے افتتاحی اور اختتامی خطاب لندن سے LIVE نشر کئے جائیں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

مورخہ 5- دسمبر 1998ء

افتتاحی خطاب دن 3-00 بجے سہ پہر

مورخہ 7- دسمبر 1998ء

اختتامی خطاب دن 3-00 بجے سہ پہر

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا- جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش' تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 29- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 10 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 سنٹی گریڈ
یکم دسمبر غروب آفتاب 5-08
2- دسمبر طلوع فجر 5-22
2- دسمبر طلوع آفتاب 6-49

عالمی خبریں

ملکی راز طلب نہ کریں

عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ تعاون کے نام پر ملکی راز طلب نہ کرے۔ عراق معائنہ کاروں سے تعاون ضرور کرے گا لیکن اپنے اہم راز اور ملکی سلامتی کے متعلق دستاویزات کسی قیمت پر اقوام متحدہ کے حوالے نہیں کرے گا۔

نگران وزیراعظم کے خلاف تحقیقات

ترکی کی پارلیمنٹ نے نگران وزیراعظم مسعود یلماز کے خلاف بدعنوانیوں کی تحقیقات کرنے کی قرارداد منظور کی ہے۔ مسعود یلماز کی حکومت چند دن قبل تحریک عدم اعتماد کے نتیجے میں ختم ہو چکی ہے تاہم وہ اس وقت نگران وزیراعظم ہیں۔

روسی صدر صحت یاب ہو گئے

روس کے صدر بورس یلسن نمونیہ کی بیماری کے بعد صحت یاب ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹروں کے مطابق وہ اپنے فرائض ادا کر سکتے ہیں۔

پیداواری حد کا تعین

تیل پیدا کرنے والے ممالک کی تنظیم اوپیک کے وزرائے تیل کا اجلاس ویانا میں ختم ہو گیا۔ پیداواری حد کا تعین نہیں ہو سکا۔ آئندہ اجلاس مارچ 99ء میں ہو گا۔

افغانستان میں شدید لڑائی

افغانستان میں طالبان اور مسعود کی فوجوں کے درمیان شدید لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں۔ کابل پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ بیک وقت کئی محاذوں پر لڑائی چھڑ گئی۔ سالانگ فریاب اور شبرگان کے علاقوں سے طالبان کو پسپا ہونا پڑا۔

جنوبی لبنان میں بم دھماکہ

جنوبی لبنان میں ایک اور بم دھماکہ سے دو اسرائیلی فوجی ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ اسرائیل کیپٹن اور سارجنٹ کی ہلاکت کے واقعہ کے بعد صرف 24 گھنٹے بعد دوسرا بم دھماکہ ہوا۔ ایران نواز شیعہ ملیشیا حزب اللہ نے دھماکے کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔

بی جے پی اور شیو سینا

بھارت کی حکمران بی جے پی اور شیو سینا میں سکولوں میں بندے ماترم گانے اور پاکستانی کرکٹ ٹیم کی آمد کے سوال پر اختلافات ہو گئے ہیں اور دونوں نے ایک دوسرے کو علیحدگی کی دھمکی دے دی ہے۔ یاد رہے کہ شیو سینا ماضی میں بی جے پی کی بہت بڑی حلیف تھی۔

افغان مہاجروں کی گرفتاری

ایران میں 3 ہزار افغان مہاجر گرفتار کر لئے گئے۔ دینی مدارس کو جبراً بند کیا جارہا ہے۔ کسی بھی شخص کو طالبان کی حمایت کے نام پر گرفتار کرلیا جاتا ہے۔ زاہدان کی 25 مساجد کے علماء جان بچانے کے لئے ہجرت کرکے نیم روز پہنچ گئے۔

ایٹمی جنگ کا خطرہ

مقبوضہ کشمیر سے شائع ہونے والے انگریزی روزنامہ کشمیر ٹائمز کے ایڈیٹر نے لکھا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان انتہاپسند عناصر ایٹمی جنگ کرا سکتے ہیں۔ دونوں ممالک باہمی تنازعات حل کرنے پر آمادہ نہ ہوئے تو صورت حال خراب ہو سکتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

فوجی عدالتوں کا کام شروع

کراچی میں وزیراعظم کی صدارت میں ایک اہم اجلاس ہوا جس میں فوجی عدالتوں کو کام شروع کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اجلاس میں اقوام متحدہ کے انسداد دہشت گردی کے کولمبیا کے ماہرین نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ گورنر راج کے بعد 598 دہشت گرد گرفتار ہوئے' 44 مقدمات فوجی عدالتوں میں سماعت کے لئے تیار ہیں۔

متحدہ کے رابطے کی کوششیں

خبر ملی ہے کہ ایم کیو ایم حکومت سے رابطہ کی کوششیں کر رہی ہے۔ لیاقت جتوئی اس ضمن میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ فوجی عدالتوں کے قیام اور فوج کو اختیارات ملنے کے بعد متحدہ نے شریعت بل کی حمایت کی اور دہشت گردوں سے لاتعلقی کا اعلان کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

شعیب بخاری کے انکشافات

سابق صوبائی وزیر شعیب بخاری نے انکشاف کیا ہے کہ کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کے چیئرمین شاہد حامد کو الطاف کے حکم پر قتل کیا گیا۔ ایم کیو ایم کے ارکان سعید احمد اور قدیر قریشی کو تنظیمی پالیسیوں سے اختلافات رکھنے کی بناء پر سابق وزیر صفدر باقری اور سابق ایم پی اے اظہار کے حکم پر قتل کیا گیا قومی اسمبلی کے رکن اعجاز شفیع اور طارق خان کو نومبر کے پہلے ہفتے میں ٹھکانے لگانے کا حکم ملا تھا مگر حکیم سعید کے قتل سے صورت حال بدل گئی۔

وطن دشمنی

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی نے امریکہ کو پاکستان کی امداد بحال نہ کرنے کا خط لکھ کر وطن دشمن کی ہے۔ اب بے نظیر کس منہ سے عوام کے پاس جائیں گی۔ اس پارٹی کا حقیقی چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے میڈیکل کالجوں میں داخلہ ٹیسٹ کے بارے میں کہا کہ کمپیوٹر خراب ہونے کے باعث غلطیاں ہوئیں جن کو درست کر دیا گیا۔

مسائل کی جڑ اسلحہ ہے

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ مسائل کی جڑ اسلحہ ہے معاشرہ پاک ہو گیا تو خوشحالی آئے گی۔ کراچی کے حالات بہتر ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے حوالے سے طالبان طرز کے معاشرے والی خبر پتہ نہیں کیسے شائع ہو گئی ہے۔

وزیراعظم کا کراچی کا دورہ

وزیراعظم نواز شریف نے گذشتہ روز کراچی کے پررونق بازار صدر کا دورہ کیا اور عوام میں گھل مل گئے۔ انہوں نے ہزاروں افراد کے درمیان چل پھر کر بے خوفی سے شہریوں سے ملاقات کی۔

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بل اخبار ماہ نومبر 1998ء مبلغ -/60 روپے بنتا ہے۔ برائے کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔
(مینیجر)

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3:30 تا 7:30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ہمارے ہاں حسینی روم کولر، گیزر، کوکنگ رینج روم ہیٹر، ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپیئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
☎ 5114822 5118096

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام -/۴۰ روپے، ۶۰ گرام -/۱۲۰ روپے، ۱۰۰ گرام -/۲۰۰ روپے، -/۳۰۰ روپے
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
NASIR ناصر
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچر، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعائت خریداری کا مرکز خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎ 771 - 213156 -★- FAX (4524) 212299

ایک نئی فخریہ خدمت
اعلیٰ معیاری سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کے ساتھ ساتھ اب ہم پیش کرتے ہیں
آپ کی فوری ضرورت
سٹین لیس سٹیل پریشر ککر
ضرورت کے مطابق نت نئے تحفوں کے ساتھ
پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ
☎ دکان 211007
گھر 212007